لازوال بچپن

MONDAY 17, JUNE 2024

ترتیب: محمد سراج عظیم

تزئین: سید بشارت الحسن بخاری

ہر اتوار لازوال بچپن

قربانی کی کہانی

مجیب الرحمٰن جھارکھنڈ

یہ مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ جب کسی بھی جاندار کو نہیں مارنا چاہیے تو پھر ہم بقرعید میں کیوں بے زبان جانوروں کا قتل کرتے ہیں ؟ شارق امی سے ضدی پن کے انداز میں پوچھ رہا تھا،

امی جواب دینے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن شارق کو تسلی نہیں ہو رہی تھی،

دروازہ پر دستک ہوتی ہے...

شارق ..شارق..

یہ تو تمہارے ابو ہیں - جاؤ جلدی جاؤ ۔ امی جھٹ پٹ سے..

آپ ہی جائیں ..شارق زوردار آواز میں۔

شارق بیٹا تم دروازے پر نہیں آئے جبکہ میں نے تمہیں آواز دی ..ابو نے پیار بھرے انداز میں پوچھا،

ابو وہ ... یہ کیا جائے گا کب سے یہ ہم سے الجھ رہا ہے ۔امی نے بات کاٹتے ہوئے کہا،

کیا مطلب تم سے الجھ رہا ہے؟ ابو نے پوچھا،

میں اس کے سوال کا جواب نہیں دے پارہی ہوں ۔امی ناراضگی کے انداز میں،

شارق بیٹا کیا سوال ہے جس پر تم اپنی ماں سے الجھ گئے؟ ۔ابو نے پوچھا،

اسکول میں ہمارے ٹیچر کہہ رہے تھے کہ کسی بھی جاندار کو مارنا بہت بڑا پاپ ہے، پھر ہم بقرعید میں جانور ذبح کیوں کرتے ہیں ؟ شارق نے اپنے ٹیچر کا قول نقل کردیا،

شارق بیٹا ..انسان کی اپنی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی اپنی حکمت یقیناً اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حکیم ہے،

ہم انسان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تمام مخلوقات میں سب سے افضل بنایا ہے، دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں سب انسانوں کے فائدے کیلئے بنائی گئی ہیں ، اور ہر چیز پر انسان کو حکمرانی دے دی ہے، اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی انسان کے فائدے کیلئے بنایا ہے،

جانوروں سے کیا فائدہ ملتا ہے؟؟

شارق نے ابو کی بات کاٹتے ہوئے پوچھا،،،

بہت سے ایسے جانور ہیں جس پر انسان سواری کرتا ہے، جیسے اونٹ گھوڑا ..اور بہت سے وہ جانور ہیں جس سے انسان کو دودھ میسر آتا ہے ، جیسے گائے بکری ، اور بہت سے وہ ہیں جس کا گوشت کھانا اللہ نے حرام کیا ہے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جس کا گوشت حلال ہے ، بہت سے وہ ہیں جو انسان کی نظر کو اچھا لگتا ہے جس سے اس کی طبیعت میں فرحت اور خوشی محسوس ہوتی ہے،

ابو لیکن میرا سوال یہ ہے کہ ہم قربانی میں جانور ذبح کرکے اس کی جان لیکر اس کا گوشت کیوں کھالیتے ہیں؟

شارق نے پھر ابو کی بات کاٹتے ہوئے کہا،

بیٹا قربانی کی ایک تاریخ ہے ...

...کیسی تاریخ ..شارق نے استفسار کے انداز میں پوچھا،

ایک نبی گزرے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام، ان کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کردیں

بیٹے کی قربانی۔

۔ابو یہ کیا آپ کہانی سنانے لگ گئے..

شارق نے حیرت کے انداز میں ...

ہاں بیٹا .. ایک باپ اپنے اکلوتے بیٹے کو اللہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے قربان کرنے چلا ...تو کیا اس لڑکے کو نہیں معلوم تھا کہ اس کو ذبح کرنے کیلئے لے جایا جارہا ہے۔

ابو ..کیوں نہیں معلوم تھا،،،

شارق ...تو پھر وہ کیسے راضی ہوگیا۔

ابو ..وہ ایک فرمانبردار بیٹا تھا جس نے باپ کی رضا میں اپنی نجات سمجھی۔

شارق .. ابراہیم علیہ السلام کو کیوں ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور کس نے دیا تھا۔

ابو .. یہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا اور اس حکم میں ایک امتحان تھا..

شارق ...کیسا امتحان ...

ابو .. یہ کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کا حکم مانتے ہیں یا نہیں۔

شارق ..تو کیا انہوں نے اس لڑکے کو ذبح کردیا،

ابو ..نہیں بیٹا .. بلکہ وہ ذبح کرنے ہی والے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ پر ایک بھیڑ کو ذبح کا حکم دے دیا اگر اللہ تعالیٰ بھیڑ کو اس بچے کی جگہ ذبح کرنے کا حکم نہ دیتے تو ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ہی قربان کردیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم تھا ، اور اسی وقت سے ہمیں بقرعید میں جانور ذبح کرنے کا حکم دے دیا گیا،

شارق .. تو پھر اس امتحان کا رزلٹ کیا نکلا..

ابو .. یہ کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے امتحان میں کامیاب ہوگئے اور یہ ثابت کردیا کہ جب اللہ کا حکم آجائے تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا ہے کہ کونسی چیز ہمیں پسند ہے اور اللہ نے ایسا حکم کیوں دیا۔

اور وہ لڑکا جس کا نام اسماعیل علیہ السلام ہے انہوں نے یہ ثابت کردیا کہ اللہ کے حکم کے دنیا میں اگر کسی کا حکم مانا جائے گا سب سے پہلے تو وہ ماں باپ ہیں ، جس طرح اسماعیل علیہ السلام نے یہ نہیں پوچھا کہ آپ ہمیں کیوں ذبح کرنے لے جارہے ہیں بس باپ نے کہہ دیا تو انہوں نے کوئی سوال نہیں کیا اور تیار ہوگئے ، اسی طرح ہر بچے کو چاہیے کہ ماں باپ کی ایسی ہی فرمانبرداری کرے جیسے اسماعیل علیہ السلام نے کی،

ابو نے مزید بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ..

دیکھو بیٹا ..قربانی صرف اس کا نام نہیں ہے کہ جانور ذبح کرکے اس کا گوشت کھایا جائے ، بلکہ اصل قربانی یہ ہے کہ انسان اللہ کا حکم ماننے والا ہوجائے ، قربانی صرف جانور کی نہیں ہوتی بلکہ قربانی کے ذریعہ انسان اپنے دل کو صاف کرے ، نفرت کو مٹا دے ، ایک دوسرے سے محبت کرنے والا بن جائے ، اور ایک سچا پکا مسلمان بن جائے ، اور اسی طریقے پر زندگی گزارے جس طریقے پر ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے گزاری ، تاکہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو ، شارق ابو کی پوری بات سمجھ چکا تھا وہ اٹھا اور ماں کے ساتھ جو انہوں نے ضد کی تھی معافی مانگنے کیلئے چلا گیا۔

نعت

ناہید گُل لاہور

ہمارے نبی جی پیارے نبی ہیں
نبی آخری بھی ہمارے نبی ہیں
کہ دین خدا پھیل جائے جہاں میں
زمیں پر تبھی تو اتارے نبی ہیں
فلک پر چمکتا ہوا چاند ہیں وہ
دمکتے ہوئے سب ستارے نبی ہیں
کوئی فکر ہم کو نہیں روزِ محشر
کہ ہم عاصیوں کے سہارے نبی ہیں
سنا دو جہاں بھر کو پیغام یہ گُل
ہمارے نبی ہی تمھارے نبی ہیں

مِٹّی

ریاض انور بلڈانوی

شے بڑے کام کی ہے یہ مِٹّی
واقعی قیمتی ہے یہ مِٹّی
فصل اگتی ہے اپنی مٹّی سے
سمجھو کھیتی ہے ساری مٹّی سے
پیڑ جتنے یہاں نظر آئیں
سچ ہے مٹّی سے ہی غذا پائیں
اس سے تعمیر ہوں مکاں کچّے
اور تیّار ہوں ظروف اچھے
آدمی بھی بنا ہے مٹّی سے
یہ زمیں خوش نما ہے مٹّی سے
بچّو مٹّی خدا کا ہے انعام
اس کے بن چل سکے نہ اپنا کام

قربانی

ڈاکٹر فہمیدہ جمیل

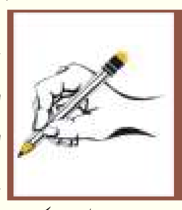

یہ کیا ! آپ دو بکروں کا کہہ کر گئے تھے اور ساتھ میں صرف ایک دنبہ لے کر آئے ہیں؟ تنزیلہ نے اپنے خاوند توقیر سے سوال کر ڈالا ....

ہاں ہاں ! ہم دو دنبوں کی رقم ساتھ لے کر گئے تھے اور لیے بھی ہیں ...توقیر نے اپنی بیوی تنزیلہ کو نہایت ہی شائستگی سے کہا. ہاں تو پھر؟ تنزیلہ تعجب سے توقیر اور اپنے بیٹے توحید کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی...

امی جی ! آپ اِدھر آجائیے، سکون سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں ....توحید نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ کر ایک کرسی کی طرف اشارہ کرنے لگا..

ہاں ! اب سنیے ....ساری تفصیلات آپ کو میرے پیارے ابو بتائیں گے..

تنزیلہ! ہم ہر سال عیدالاضحیٰ کے موقع پر دو بکروں کی قربانی دیتے ہیں،" جی" تنزیلہ نے اقرار میں سر کو حرکت دی ، اور آپ مدد کے لئے اپنی خالہ امی کو اپنے گھر لے آتی ہو" ہاں" دوبارہ تنزیلہ نے کہا..اس بار میرے بیٹے نے مجھے ایک زبردست مشورہ دیا جسے سننے کے بعد میرے تو یوں سمجھو ہوش ہی اڑ گئے، "واہ" کیا زبردست مشورہ دیا ہے توحید نے، آپ بھی سنو گی تو حیران ہوجاؤ گی...

اچھا ! جلد بتادیں تاکہ مجھے بھی معلوم پڑ جائے آخر کو وہ کونسا مشورہ ہے جس سے آپ کو اتنی خوشی حاصل ہورہی ہے....

توحید بیٹے آپ خود اگر اپنی پیاری امی جان کو یہ بات بتادیں گے تو درست ہوگا...توقیر صاحب نے بیٹے سے کہا...

جی ابو! ...امی جی!

ہر سال ہم قربانی ضرور دیتے ہیں اس بات سے انکار نہیں ، چونکہ اس ماہ عید الاضحٰی کی آمد ہے بس اسی سلسلے میں ہمارے ٹیچر نے قربانی کے تعلق سے تھوڑا بیان کیا تھا جس میں انھوں نے بتایا کہ جانور کو قربان کرنے کے بعد تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے ایک اپنا، دوسرا رشتہ دار اور تیسرا غرباء و مساکین، پھر مزید یہ بھی کہا کہ ایک سے زائد جانور اگر آپ اللہ کی راہ یعنی خوشنودی کے لئے قربان کررہے ہیں تو کسی ایک جانور کو اپنے قریبی رشتہ دار کو دے سکتے ہیں قربانی آپ کی طرف سے ہی ہوگی لیکن جانور ذبح ان کے گھر ہوگا، قربانی کی دعا میں نام آپ کا ہی لیا جائے گا مقصد یہ رہے گا کہ انھیں بھی خوشی میں شامل کیا جاسکے اور ان کے گھر بھی قربانی جیسے احکام کی ادائیگی ہو جائے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس گھر کے بچے بہت خوش ہوں گے ...ان باتوں سے میرے ذہن میں آپ کے خالہ امی کا گھر یاد آیا...بس امی جی میں نے ابو جان سے اس بات کا ذکر کیا، وہ بھی راضی ہوگئے...

اب آپ بتائیں کیا میں نے غلط کیا ہے؟؟

ارے ! نہیں بیٹا ..آپ نے تو واقعی بہت اچھا کام کیا ہے، سچ میں مجھے بھی بے حد خوشی ہورہی ہے، توحید! آپ نے تو ایک اچھا ارادہ ظاہر کیا ہے، ہمارا تو اس طرف خیال ہی نہیں جا پایا، اب میری طرف سے قربانی خالہ امی کے گھر ہوگی یہ بہت اچھی بات ہے ان کے گھر ہم تھوڑی بہت خوشیاں پہنچا کر رب کو راضی کر لیتے ہیں اور اور سنت ابراہیمی کی یاد تازہ کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کی خاطر اپنی قیمتی چیز کو قربان کرنا ہی عید قربان کہلاتا ہے اور اس میں اپنی خوشیوں کو دوسروں پر قربان کرنا یہ بھی قربانی میں شامل ہے بیٹا ...جب اللہ تعالیٰ کو ہماری یہ ادا پسند آجائے گی تو پھر کیا .... ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں گے ...

رکو! میں ابھی خالہ امی کو فون کرتی ہوں ...

نہیں ! امی جی، آپ فون کیوں کریں گی ہم نے تو ایک بکرا انھیں دے دیا ہے توحید نے مسکراتے ہوئے اپنی ماں سے کہا..

اوہو! یہ تو بہت اڈوانس معاملہ ہوگیا...

تنزیلہ نے اپنے آنکھوں کو پھیلا کر کہا جسے دیکھ کر توقیر اور توحید ہنسنے لگے ...

اچھی نہیں آپس کی لڑائی

شجاع الدین شاہد ممبئی

دو کتوں نے روٹی پائی
آپس میں کی خوب لڑائی
اک بولا کہ میں کھاؤں گا
دوجا بولا میں کھاؤں گا
آپس میں پھر خوب لڑے وہ
اک دوجے سے خوب بھڑے وہ
پیڑ پہ بیٹھا تھا اک کوا
دیکھ رہا تھا ان کا تماشا
کوے نے جو لمحہ پایا
جھٹ سے وہ روٹی پہ لپکا
روٹی لے کے کوا بھاگا
کتے رہ گئے ہکا بکا
کتوں نے جو دیکھا پیچھے
چھوٹ گئے پھر ان کے پسینے
سدا رہو مل جل کے بھائی
اچھی نہیں آپس کی لڑائی

میری طرف سے عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر آپ سب کو بہت بہت مبارکباد

منجانب: داؤد خان
صحافی۔ مینڈھر، جموں و کشمیر

ذلت کی موت

افسانہ

راجو!! ڈیڈی آج کلاس روم میں کلاس ٹیچر نے رامائن کا سبق پڑھاتے ہوئے بتایا راون کے بارہ سر تھے کیا ایک انسان کے بارہ سر بھی ہوتے ہیں؟

شرما!! بیٹا راجو راون رامائن کے دور کا ہو یا ہمارے دور کا اس کے بارہ سر ہی ہوتے ہیں ۔ کیونکہ راون انسان کو نہیں انسانوں کے سروں پر سوار عذاب کو کہتے ہیں اپنے مخالفین کو خوف زدہ کرنے شاطرانہ باتوں سے عوام کو بے وقوف بنانے حکومت اور اقتدار پر جمے رہنے ، نت نئی سازشیں رچانے کے لئے ایک سر کی نہیں بارہ سروں کی ضرورت ہوتی ہے راون اپنے انجام سے بے خبر جھوٹی شان گھمنڈ تکبر ضد اور اقتدار کے نشئے میں چور تھا ایک دن بھگوان رام کے ہاتھوں ذلت کی موت مرگیا راون رامائن کے دور کا ہو یا ہمارے دور کا اس کا انجام ذلت کی موت ہی ہوتا ہے!!!

منظور وقار

9731438416

بے چارہ

طہٰ نسیم

رات کو چچا ٹرین سے آئے تھے سب ان کا انتظار کر رہے تھے۔اس زمانے میں موبائل فون تو تھے نہیں کہ پتہ لگائیں کہاں تک پہنچے۔صحن میں چارپائی پر سوتے تھے۔اس دن سب جاگ رہے تھے۔ابا نے کنڈی کھٹ کھٹائی تو سب سے پہلے میں دروازے کی طرف دوڑا۔

دروازہ کھولا، ابا نے حسب عادت سلام کیا اُن کے ہاتھوں میں چچا کا صندوق اور تھیلا تھا۔پیچھے چچا تھے ان کی گود میں کوئی بچہ تھا تولیہ میں کپڑا ہوا۔انہوں نے گھر میں داخل ہوتے ہی بچوں کو آواز دی۔سب دوڑے دوڑے آئے۔میں تو اُن کے ساتھ ہی چل رہا تھا۔

انہوں نے بڑے جوش سے تولیہ ہٹائی تو وہ انسان کا نہیں بکری کا بچہ تھا کالا سفید،گھر میں شور مچ گیا" بکری کا بچہ، بکری کا بچہ۔

ہم گھر کے چار بچے تھے باری باری اسے پیار کرنے لگے۔دادی جان اور امید نے ان کی بلائیں لیں انھوں نے ہاتھ پاؤں دھوئے، دسترخوان لگ گیا گھر کے بڑے کھانا کھانے بیٹھ گئے لیکن ہم بچے تو نئے مہمان میں الجھے ہوئے تھے، ہمیں کہاں کھانے کا ہوش۔

امی اور دادی جان بلاتی رہیں، لیکن کسی نے نہیں سنی ۔ اگلے روز نووارد کا نام سفیدو رکھ دیا گیا۔ہم سب کو کیلتا جاگتا کھلونا مل گیا تھا سبھی اس کے ساتھ کھیلتے امید اسے دودھ کی شیشہ سے بھینس کا دودھ پلاتیں۔

ہم اس کے ہر طرح کے آرام کا خیال رکھتے۔وہ بڑا ہونے لگا اس کے دانہ پانی کا سب کو کرنا پڑتا۔اسے بھی اپنا نام پتہ تھا۔سفیدو بولتے ہی دیکھتا اور کئی بار تو ملکے سے ممیاتا۔ہم اسے پارک کی سیر کراتے، بکروں کی دوڑ کراتے اور کبھی کشتی بھی۔بڑا خوب صورت جوان نکلا۔اجلا رنگ خمدار مضبوط سینگ۔خوب آکڑ کر چلتا۔کبھی گندگی نہ کرتا پیڑ کے پاس ایک کونے میں جاتا پیشاب کرتا۔لیجیئے بار عید آگئی۔گھر میں بہت مگوئیاں ہونے لگیں کہ اس بار سفیدو کی قربانی ہوگی۔لیکن بچہ پارٹی کو یہ قطعہ منظور نہ تھا۔ہر طرح مخالفت ہوئی دادی سے سفارش کرائی، روئے گڑگڑائے لیکن ابا اور چاچا کی ایک نہ چلی۔ایک روز رات کو اٹھ کر میں اسے گھر سے دور جنگل میں چھوڑ آیا اس کے گلے کا پٹی بھی اتار کر پھینک دیا گھر میں ہنگامہ برپا سفیدو کہاں گیا؟ کوئی ادھار کوئی ادھر دوڑا۔دادی نے چور کو خوب کوڈا ابا نے تھانے میں رپٹ کرائی، کئی دن خوب ہنگامی رہا ہم بہن بھائی بہت خوش، کہ ہم نے سفیدو کو بچالیا۔لیکن قضا کی مار بقرعید کی صبح سفیدو خود گھر آگیا۔ہم بچے رونے لگے لیکن اب کیا ہوسکتا تھا۔بے زبان نا سمجھ کو کیا پتہ تھا کہ وہ جس گھر کو اپنا سمجھ کر آیا وہی اس کا مقتل ہے۔بے چارہ سفیدو۔

Editor, Printer, Publisher and Owner
Jameela Bano

Editor in Chief
Rukhsana Kausar

Managing Editor
Mohammad Aslam

Executive Editor
Jaan Mohammad

Published from: Hall No.206, 207 A1, 2nd Floor, North Block, Bahu Plaza, Jammu, Pin Code:-180004, Email:LAZAWALJAMMU@GMAIL.COM, **Printed at:**-Early Times Printing Press, Samadhian Road, Jammu